

حَذَرْنَا أَمْوَالَكُم مِّنْ أَنْ تَخْرُجَ سَرَعًا ذَلِكُمْ كَيْفَ تَتَذَكَّرُونَ
 ”اے پیغمبر! آپ ان کے مالوں سے زکوٰۃ وصول کیسے ان کو پاک صاف کریں (قرآن)“

زکوٰۃ عشر اور صدقۃ الفطر

فصائل احکام ومسائل

حافظ صلاح الدین یوسف

دارالسلام

کتاب و سنت کی اشاعت کا عالمی ادارہ
 ریاض • جدہ • شارجہ • لاہور
 لندن • میوسن • نیویارک



فہرست مضامین

36	قرآن کریم کے پر حکمت الفاظ	9	عرض مؤلفہ
38	بغیر ضرورت کے سوال کرنے پر سخت وعید	11	باب اول: کتاب الزکوٰۃ
39	صرف تین قسم کے لوگوں کے لئے	11	پچھلی شریعتوں میں زکوٰۃ کا حکم
	سوال کرنا جائز ہے	12	اسلام میں زکوٰۃ کی اہمیت و افادیت
40	سائلین کو دینے والوں کی ذمہ داری	14	زکوٰۃ کے معنی
41	اجتماعی طور پر زکوٰۃ کی تقسیم کے فوائد	17	دنیوی برکت کی ایک عجیب و غریب مثال
	اور اس کی ضرورت و اہمیت	18	فضائل و برکات
43	خاوند اور زیر پرورش یتیموں کی رقم	20	زکوٰۃ سے اعراض و پہلو تہی پر سختی اخروی و عید
	خرچ کرنا جائز ہے	20	مال کی زکوٰۃ نہ دینے پر سخت وعید
44	زکوٰۃ وصول کرنے والوں کے لئے نبی	21	جانوروں کی زکوٰۃ نہ دینے والوں کیلئے سخت وعید
	ﷺ کی ہدایات	25	سونے چاندی کی زکوٰۃ نہ دینے پر وعید
45	سرکاری اہل کاروں کو ہدیہ لینے کی	25	ترک زکوٰۃ کی دنیاوی سزا
	اجازت نہیں ہے	26	زکوٰۃ کے علاوہ دیگر صدقات
47	قبل از وقت بھی زکوٰۃ کا ادا کرنا جائز ہے	27	اہل قرابت، صدقات کے اولین مستحق ہیں
47	جمع شدہ زکوٰۃ کے خرچ کرنے میں تاخیر	30	بدسلوکی کے باوجود اہل قرابت سے حسن
	کا جواز		سلوک اور صلہ رحمی کی تاکید
48	زکوٰۃ عبادت ہے، ٹیکس نہیں	31	غریب و ناداری اور گداگری کے خاتمے کے لئے
49	زکوٰۃ عی و سولی کا نہایت ناقص اور		بہتر تدبیر
	بھونڈا نظام	32	حرام کی کمائی سے زکوٰۃ نکالنے اور صدقہ کرنے
50	ٹیکس لگانے کیلئے دو شرطیں ضروری ہیں		کا کوئی فائدہ نہیں
51	امام نووی رحمہ اللہ کا ایک تاریخی کردار	34	صدقہ خفیہ طور پر دینے اور احسان نہ جتلانے
52	ٹیکسوں کی ظالمانہ شرح کی ایک مثال		کی تاکید

مُحَمَّدُوتِی اِشاعتِ برائے دارالسلام محفوظ ہیں

دارالسلام

کتاب و سنت کی اشاعت کا عالمی ادارہ
ریاض • جدہ • شارجه • لاہور
لندن • ہیوسٹن • نیویارک

سعودی عرب (ہیڈ آفس)

پوسٹ بکس: 22743 الرياض: 11416 سعودی عرب

فون: 4021659-4033962-4043432 فیکس: 00966 1

E-mail: darussalam@awalnet.net.sa

Website: www.dar-us-salam.com

① طریق مکہ - العلیاء - الرياض فون: 4614483-00966 1 فیکس: 4644945

② شارع البعین - الملسر - الرياض فون: 4735220 فیکس: 4735221

③ جدہ فون: 6879254-00966 2 فیکس: 6336270

④ الخبر فون: 8692900-00966 3 فیکس: 8691551

شارجه فون: 5632623-00971 6 فیکس: 5632624

پاکستان (ہیڈ آفس و مرکزی شوروم)

① 36- لوزنل، سیکرٹریٹ سٹاپ، لاہور

فون: 7110081-7111023-7232400-7240024-0092 42

فیکس: 7354072 E-mail: darussalampk@hotmail.com

② غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور فون: 7120054 فیکس: 7320703

③ اردو بازار گوجرانوالا فون: 741613-431-0092 فیکس: 741614

لندن فون: 5202666-0044 208 فیکس: 5217645-208

امریکہ ① ہوسٹن فون: 7220419-001 713 فیکس: 7220431

② نیویارک فون: 6251511-001 718 فیکس: 6251511

53	نیکسوں کی کثرت، ملک و قوم کے لئے نیک فال نہیں
56	یتیم، مجنون اور بچے کے مال سے بھی زکوٰۃ نکالی جائے
58	ادائیگی زکوٰۃ کے لئے تامہ ضروری ہے
58	بیت المال کی رقم میں زکوٰۃ نہیں
58	شرعی وقف پر بھی زکوٰۃ نہیں
58	ناجائز طریقے سے حاصل کردہ مال پر زکوٰۃ نکالنا، اللہ سے مذاق ہے
60	قرض دی ہوئی رقم کی زکوٰۃ کا مسئلہ
62	مقروض پر زکوٰۃ ہے یا نہیں؟
62	قرض کو زکوٰۃ سے منہا کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟
63	مہر کا مسئلہ
64	مالِ مضار، تعریف اور حکم
65	بیمے کی رقم
65	مشینری وغیرہ میں زکوٰۃ نہیں
66	مشترکہ کاروبار یا کمپنیوں میں حصص کی زکوٰۃ
67	باب دوم: زکوٰۃ کے مسائل
68	زرعی پیداوار کا نصاب اور اس کی تفصیل
73	پھلوں اور غلوں کے نصاب کے اعتبار کا وقت اور ارباب مال کے لئے رعایت
74	اسلامی تعلیمات کی خوبی
75	غلوں کے نصاب کا وقت
75	شد میں زکوٰۃ
77	جانوروں کی زکوٰۃ کی تفصیل
77	اونٹ
78	بکریاں
78	گائے
79	گھوڑے
79	متفرقات
80	کوئی جبر یا حیلہ نہ کیا جائے
80	خلیط اور شریک کا مطلب
83	سال کے دوران ہونے والے بچوں کا حکم
83	اوقاص کا حکم
85	سونا، چاندی اور نقدی کا نصاب
85	چاندی کا نصاب
86	سونے کا نصاب
87	جواہر میں زکوٰۃ نہیں
88	نقدی کا نصاب
88	رکاز و فینے میں خمس ہے
89	دو نصابوں کو ملا کر نصاب بنانا؟
89	زیور کی زکوٰۃ
90	مال تجارت کی زکوٰۃ
91	مال تجارت میں زکوٰۃ کی ادائیگی کا طریقہ
91	مال مستفاد کی مختلف صورتیں اور ان کے احکام
93	باب سوم: مصارف زکوٰۃ کا بیان
94	فقراء
94	مساکین
95	متوقف علماء و طلبائے علوم دینیہ
98	عالمین زکوٰۃ

99	مؤلفۃ القلوب
100	سیاسی مشینریوں کی تبلیغی مہم کو ناکام بنانے کے لئے زکوٰۃ کی رقم کا استعمال
100	گردن چھڑانا
100	غارین
102	فی سبیل اللہ
104	ابن السبیل (مسافر)
104	زکوٰۃ کی تقسیم حالات و ضروریات کے مطابق ہونی چاہیئے
105	بعض حالات میں صاحب نصاب بھی مستحق زکوٰۃ ہو سکتا ہے
106	باب چہارم: وہ افراد جن کے لئے زکوٰۃ جائز نہیں
106	آل نبی
106	اغنیاء
108	غیر مسلم
109	فسق و فجور یا بدعت کا مرتکب
110	والدین اور اولاد
110	بیوی
111	رفاقی کام
111	صحت مند اور کمزور کے قابل شخص
116	اس نقطہ نظر کی اہمیت و ضرورت
117	جماعتوں یا مسجدوں کی سطح پر بیت المال کے قیام کی ضرورت
119	باب پنجم: صدقۃ الفطر کے مسائل
119	مقصد
119	فرضیت صدقۃ الفطر
120	صدقۃ فطر کس پر فرض ہے؟
121	نماز عید کے لئے نکلنے سے قبل ادائیگی ضروری ہے
121	صدقۃ فطر کس جنس سے ادا کیا جائے
121	مقدار صدقۃ الفطر
122	اگر قیمت دی جائے تو کتنی
122	صدقۃ الفطر کا مصرف
124	باب ششم: ”طلوع اسلام“ کا اشتراک
124	نظریہ، زکوٰۃ کا انکار؟
124	حدیث سے انحراف اور قرآن میں تحریف معنوی
129	پیٹ کا مسئلہ
130	آیت ﴿فَلِیَغْفُو﴾ سے غلط استدلال
131	شرح نصاب میں تبدیلی کا مسئلہ
133	زکوٰۃ شرعاً عبادت ہے، عکس نہیں



جزیرے آباد ہیں تو دوسری طرف غربت و ناداری کی اتھاہ گہرائیاں ہیں۔

❶ گد اگری کی لعنت عام ہے۔

❷ سفید پوش قسم کے لوگوں سے تعاون کا کوئی آبرو مندانہ انتظام نہیں ہے۔

❸ گردش دولت کی وہ صورت نہیں ہے جو اسلام میں مطلوب ہے، بلکہ دولت کا ارتکاز ہے جو اسلام میں بالعموم ناپسندیدہ ہے۔

❹ باہم تعاون و تناصر کی وہ صورتیں نہیں ہیں جن کا اہتمام زکوٰۃ کے ذریعے سے کیا جاسکتا ہے۔

❺ اور کلمۃ اللہ کی سربلندی کا وہ اہتمام بھی نہیں ہے جو زکوٰۃ کے ایک مصرف۔ فی سبیل اللہ۔ کے قدرے وسیع مفہوم و مطلب کا تقاضا ہے۔

❻ اسی طرح تالیف قلب کا بھی خاص اہتمام نہیں ہے جس کے ذریعے سے غیر مسلموں کو اسلام کی طرف راغب کیا جاسکتا ہے۔

اس کتاب میں ان تمام پہلوؤں کو بھی اجاگر کیا گیا ہے جو علماء کے لیے بھی قابل غور و فکر ہیں اور اربابِ بست و کشاد کے لیے بھی لمحہ فکریہ۔ اللہ کرے اس کتاب کی تالیف و اشاعت سے یہ مقصد حاصل ہو سکے۔ وما علینا الا البلاغ

(حافظ) صلاح الدین یوسف

شعبان المعظم ۱۴۲۲ھ - نومبر ۲۰۰۱ء

باب: اول

کتاب الزکوٰۃ

❶ پچھلی شریعتوں میں زکوٰۃ کا حکم | زکوٰۃ اور نماز دین کے ایسے رکن ہیں جن کا ہر دور میں اور ہر مذہب میں آسمانی تعلیمات کے

دیکھنا ضروری ہے۔ گویا یہ دونوں فریضے ایسے ہیں جو ہر نبی کی امت پر عائد ہوتے رہے ہیں، تا آنکہ ختمی مرتبت ﷺ پر نبوت کا خاتمہ اور دین کی تکمیل کر دی گئی۔ چنانچہ قرآن مجید میں حضرت ابراہیمؑ ان کے صاحبزادے حضرت اسحاقؑ پھر ان کے صاحبزادے حضرت یعقوبؑ کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا گیا ہے:

﴿وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَإِقَامَ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءَ الزَّكَاةِ وَكَانُوا لَنَا عَابِدِينَ﴾ (الأنبياء ۷۳/۷۴)

”اور ہم نے انہیں وحی کے ذریعے سے نیکیوں کے کرنے کا، نماز قائم کرنے کا اور زکوٰۃ دینے کا حکم دیا اور وہ ہمارے عبادت گزار بندے تھے۔“

حضرت اسماعیل علیہ السلام کے بارے میں فرمایا:

﴿وَكَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُ بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهِ مَرْضِيًّا﴾ (مریم ۵۵/۱۹)

”وہ اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیا کرتے تھے اور وہ اپنے رب کے نزدیک پسندیدہ تھے۔“

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا:

﴿إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ ءَاتَنِي الْكِتَابَ وَجَعَلَنِي نَبِيًّا ۖ وَجَعَلَنِي مُبَارَكًا أَيْنَ مَا كُنْتُ وَأَوْصَانِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ مَا دُمْتُ حَيًّا﴾ (مریم ۳۱-۳۰)

”میں اللہ کا بندہ ہوں“ اس نے مجھے کتاب عطا فرمائی اور نبوت سے سرفراز کیا ہے اور میں جہاں کہیں بھی ہوں، مجھے بابرکت بنا دیا ہے اور جب تک میں زندہ ہوں، مجھے نماز اور زکوٰۃ کی وصیت فرمائی ہے۔“

بنی اسرائیل کو جن باتوں کے کرنے کا حکم دیا گیا تھا، ان میں یہ حکم بھی تھا:

﴿وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ﴾ (البقرة: ۴۳)

”اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو۔“

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

﴿لَئِنْ أَقَمْتُمُ الصَّلَاةَ وَآتَيْتُمُ الزَّكَاةَ وَآمَنْتُمْ بِرُسُلِي وَعَزَّرْتُمُوهُمْ وَأَقْرَضْتُمُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا لَأُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَلَأُدْخِلَنَّكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ﴾

(المائدة: ۱۲/۵)

”اگر تم نماز قائم کرتے رہے اور زکوٰۃ ادا کرتے رہے اور میرے رسولوں پر ایمان لاتے رہے اور ان کی مدد کرتے رہے اور اللہ تعالیٰ کو بہتر قرض دیتے رہے تو یقیناً میں تمہاری برائیاں تم سے مٹا دوں گا اور تمہیں ان جنتوں میں لے جاؤں گا جن کے نیچے سے نہریں بہہ رہی ہیں۔“

ان آیات سے واضح ہے کہ پچھلی تمام آسمانی شریعتوں میں بھی نماز اور زکوٰۃ کو ایک نہایت ممتاز اور اہم مقام و مرتبہ حاصل تھا۔

(۲) اسلام میں زکوٰۃ کی اہمیت و افادیت

دین اسلام نے بھی زکوٰۃ کی اس اہمیت کو نہ صرف برقرار رکھا، بلکہ اس میں مزید اضافہ کیا اور اسے اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں تیسرا رکن قرار دیا، فرمان رسالت مآب ﷺ ہے:

”بُنيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالْحَجِّ،

وَصَوْمِ رَمَضَانَ﴾ (صحیح البخاری، الإيمان، باب دعاؤکم ایمانکم ...، ح: ۸)

و صحیح مسلم، الإيمان، باب بیان أركان الإسلام ...، ح: ۱۶)

”اسلام کی پانچ بنیادیں ہیں: (۱) اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔ (۲) نماز قائم کرنا۔ (۳) زکوٰۃ ادا کرنا۔ (۴) حج کرنا (اگر استطاعت ہو) اور (۵) رمضان کے روزے رکھنا۔“

قرآن مجید میں عموماً جہاں بھی نماز کا ذکر یعنی اقامت صلوٰۃ کا حکم آیا ہے، زکوٰۃ کی ادائیگی کا حکم بھی ساتھ ساتھ ہے۔ دو درجن سے زیادہ مقامات پر قرآن کریم نے ﴿أَقِيمُوا الصَّلَاةَ﴾ کے ساتھ ﴿وَآتُوا الزَّكَاةَ﴾ کا حکم دیا ہے۔ قرآن مجید کے اس اسلوب بیان سے واضح ہے کہ دین میں جتنی اہمیت نماز کی ہے، اتنی ہی اہمیت زکوٰۃ کی ہے۔ ان دونوں میں میں طور تفریق کرنے والا کہ ایک پر عمل کرے اور دوسرے پر نہ کرے، سرے سے ان کا مل نہیں سمجھا جائے گا۔ بلکہ جس طرح ترک نماز انسان کو کفر تک پہنچا دیتا ہے، اسی طرح زکوٰۃ بھی شریعت میں اتنا اہم مقام رکھتی ہے کہ اس کی ادائیگی سے انکار، اعراض اور فرار مسلمانی کے زمرے سے نکال دینے کا باعث بن جاتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں ان لوگوں سے قتال کیا، جنہوں نے نماز اور زکوٰۃ میں تفریق کر کے زکوٰۃ کی ادائیگی سے انکار کر دیا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

”وَاللَّهِ! لَا قَاتِلَ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ“ (صحیح البخاری،

الزكاة، باب ۱، ح: ۱۴۰۰ و صحیح مسلم، الإيمان، باب الأمر بقتال الناس حتى

يقولوا لا إله إلا الله، ح: ۲۰)

”واللہ! میں ان لوگوں کے خلاف ضرور جہاد کروں گا جو نماز اور زکوٰۃ کے درمیان تفریق کریں گے۔“

بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ کی اس رائے کو تشدد پر محمول کر کے توقف کیا اور آپ کو یک دہار رویہ اختیار کرنے کا مشورہ دیا، لیکن خلیفہ رسول نے اسے دین میں مداخلت

عمارتوں اور مشینوں پر زکوٰۃ نہیں۔ ان پر بھی اگر زکوٰۃ ہوتی تو بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا، کیونکہ بعض دفعہ لاکھوں کروڑوں روپے کارخانوں اور مشینوں پر لگانے کے باوجود کئی سال تک کوئی نفع نہیں ہوتا، اس صورت میں اگر کارخانے دار کو کاروبار میں لگائے ہوئے لاکھوں یا کروڑوں روپے کی ڈھائی فیصد سالانہ زکوٰۃ بھی ادا کرنی پڑتی تو اس کی مشکلات کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ اس لیے اسلام نے عمارتوں، آلات و اوزار اور مشینوں کو زکوٰۃ سے مستثنیٰ رکھا ہے۔ ہاں ان کے ذریعے سے جو منافع ہو گا، اس پر زکوٰۃ ہوگی اور وہ بھی تب جب منافع میں سے جو کچھ اس کی ضروریات پوری ہونے کے بعد بچ جائے اور وہ اس کے پاس ایک سال تک پڑا رہے اور اس کی مقدار بھی نصاب کے مطابق ہو۔ اگر ان میں سے ایک بات بھی کم ہوگی، تو زکوٰۃ اس پر عائد نہیں ہوگی۔

(۴۰) مشترکہ کاروبار یا کمپنیوں میں حصص کی زکوٰۃ | مشترکہ کاروبار میں اور اسی طرح کمپنیوں کے جائز حصص میں ہر شخص کو اپنے نفع یا اپنے حصص میں سے زکوٰۃ نکالنی ہوگی، بشرطیکہ وہ نصاب کو پہنچ جائیں یا اس کے پاس موجود دوسرے مال کے ساتھ مل کر نصاب کو پہنچ جائیں۔



باب: دوم

زکوٰۃ کے مسائل اور اس کا نصاب

اب ذیل میں مختصراً زکوٰۃ کے ضروری مسائل بیان کئے جاتے ہیں۔ زکوٰۃ چار قسم کے مالوں پر واجب ہے۔

(۱) زمین کی پیداوار غلہ، اناج اور پھل فروٹ۔

(۲) باہر چرنے والے چوپائے (مویشی) جیسے اونٹ، گائے، بکری وغیرہ۔

(۳) سونا چاندی اور زیورات اور اسی میں نقدی بھی شامل ہے۔

(۴) وہ سامان تجارت، جس کی تجارت کرنے کی شرعاً اجازت ہے۔

ان چاروں چیزوں کا علیحدہ علیحدہ نصاب مقرر ہے، اس نصاب سے کم مال یا کم تعداد پر زکوٰۃ عائد نہیں ہوگی۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

«لَيْسَ فِيمَا أَقَلُّ مِنْ خُمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ، وَلَا فِي أَقَلِّ مِنْ خُمْسَةِ مَنَ الْإِبِلِ الذَّوْدِ صَدَقَةٌ، وَلَا فِي أَقَلِّ مِنْ خُمْسِ أَوْاقٍ مِّنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ» (صحیح البخاری، الزکاة، باب لیس فیما دون خمسة أوسق

صدقة، ح: ۱۴۸۴)

”زمینی پیداوار میں پانچ وسق (تقریباً ۲۰ من) سے کم میں زکوٰۃ نہیں، پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں اور پانچ اوقیے (دو سو درہم، یعنی ۵۲ ۱/۲ تولہ چاندی) سے کم میں زکوٰۃ نہیں۔“

مذکورہ چیزوں کا نصاب اور ان کی شرح زکوٰۃ کی بابت ضروری تفصیل اگلے صفحات میں

درج ہے: